غزلیں

ڈاکٹر سعید گورکھپوری

○

کرتے ہیں دل کا خون ہم اہلِ سخن ہنوز
باقی رہے جہاں میں وفا کا چلن ہنوز

اک گھر میں رہ کے جب نہیں آپس میں اتفاق
کیسے رہے گی رونقِ اہلِ چمن ہنوز

آنے نہ دیں گے جیتے جی ہم آبرو پہ آنچ
قربانی مانگتا ہے ہمارا وطن ہنوز

مجمع لگا ہے آج بھی قربان گاہ پر
اس دور میں ہے زینتِ دار و رسن ہنوز

جھونکے مخالفت کے چلے پھر بھی دوستو!
گُم اپنی ذات میں ہیں سرِ انجمن ہنوز

ارباب عشق آج بھی صحرا نورد ہیں
ڈھاتا ہے ظلم اِس طرح چرخِ کہن ہنوز

کیا غم سعیدؔ گر ہوں میں پیکر گناہ کا
بے داغ کب رہا ہے کسی کا کفن ہنوز

C/184/710، ترکمانپور، سلطان خان مسجد، گورکھپور (یوپی)

شکیل احمد شکیلؔ

○

رہِ شوق میں جو نہ طے ہوئیں وہ مسافتیں بھی نہیں رہیں
گیا جوش و جذبۂ رہ روی تو وہ ہجرتیں بھی نہیں رہیں

کریں کیا کسی سے شکایتیں، کہ شکایتیں بھی نہیں رہیں
مٹیں دل سے جب سبھی حسرتیں، تری حسرتیں بھی نہیں رہیں

وہی موسمِ گل ہے چمن ترا، وہی رونقیں بھی تری مگر
مجھ اسیرِ پنجرۂ ذات کو تری چاہتیں بھی نہیں رہیں

مری خلوتوں میں اخیر شب جو ہوئی ہیں مجھ پہ نوازشیں
سرِ شام اب کسی ہم نفس کی ضرورتیں بھی نہیں رہیں

ملیں جب سے محفلِ ناز میں مجھے حاضری کی اجازتیں
کسی غیر سے سجی بزم کی مجھے حاجتیں بھی نہیں رہیں

ترے لطف اور کرم کی یوں جو نگاہیں مجھ پہ بھی ہوگئیں
مجھے غم نہیں کہ زمانے بھر کی عنایتیں بھی نہیں رہیں

لو شکیلؔ دور سے چل دیے یوں مسرتوں کے وہ قافلے
دلِ غم زدہ کے نصیب میں تو مسرتیں بھی نہیں رہیں

وجے نگر، لین نمبر 2، پلاٹ نمبر 16/B، کوسومبا روڈ، مالیگاؤں (ناسک)